❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت اسلامی اصطلاحات
وقت 5-7 منٹ

تعوّذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھنے کا حکم

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔(النحل:99)

یعنی جب تُو قرآن پڑھے تو دھتکارے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ۔

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالَم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفان کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

معزز سامعین! بعض لوگ قرآن کریم کی تمام سورتوں کے آغاز میں تعوّذ پڑھنا لازمی سمجھتے ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ نے سورت النحل میں یہ ہدیت دی ہے کہ جب بھی ہم قرآن کی تلاوت کرنے لگیں تو تعوّذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھ لیا کریں۔"نَعُوْذُ بِاللّٰہِ"یعنی ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں تب پڑھنے کا حکم ہے جب کسی ناپسندیدہ بات کا سامنا ہو۔اس کے علاوہ جن آیات کریمہ میں یہ پڑھنے کا حکم ہے ان میں ایک آیت تو مَیں اوپر پڑھ آیا ہوں۔اِس کے علاوہ چند آیات نمونے کے طور پر پیش کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۔(الاعراف:201)

یعنی اگر تجھے شیطان کی طرف سے کوئی وَسوَسہ پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگ۔یقیناً وہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

پھر ہدایت ہے کہ

وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔(حٰمٓ السجدہ:37)

کہ اگر تجھے شیطان کی طرف سے کوئی بہکا دینے والی بات پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگ۔یقیناً وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

پھر فرماتا ہے۔

وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔(المؤمنون:99)

اور (اس بات سے) مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں اے میرے ربّ! کہ وہ میرے قریب پھٹکیں۔

سامعین! کے استفادہ کے لئے وہ روایات بیان کر رہا ہوں جن میں تعوّذ پڑھنے کی ہدایت کی گئی یا سنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی سند ملتی ہے۔

مسند احمد میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر نماز شروع کرتے۔پھر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ پڑھ کر تین مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھتے۔پھر فرماتے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْثِہٖ وَنَفْخِہٖ۔امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ھَمْزِہٖ کے معنیٰ گلا گھوٹنے کے اور وَنَفْخِہٖ کے معنیٰ تکبّر اور وَنَفْثِہٖ کے معنیٰ شعر گوئی کے ہیں۔

ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہی معنٰی بیان کئے گئے ہیں اور اس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داخل ہوتے ہی تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا، تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا اور تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا پڑھتے۔ پھر یہ پڑھتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡٓ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ۔ ابن ماجہ میں اور سند کے ساتھ یہ روایت مختصر بھی آئی ہے۔ مسند احمد کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تین مرتبہ تکبیر کہتے۔ پھر تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہتے پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ آخر تک پڑھتے۔ ایک حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو شخص لڑنے جھگڑنے لگے۔ غصّہ کے مارے ایک کے نتھنے پھول گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہہ لے تو اس کا غصّہ بھی جاتا رہے۔ نسائی نے اپنی کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں بھی اسے روایت کیا ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی میں بھی یہ حدیث ہے۔ اس کی ایک روایت میں اتنی زیادتی اور بھی ہے کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے اس کے پڑھنے کو کہا لیکن اس نے نہ پڑھا اور اس کا غصّہ بڑھتا ہی گیا۔ استعاذہ کے متعلق اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں، یہاں سب کو جمع کرنے سے طول ہو گا۔ ان کے بیان کے لئے اذکار و وظائف فضائل واعمال کے بیان کی کتابیں ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام جب سب سے پہلے وحی لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ پہلے اَعُوْذُ پڑھنے کا کہا۔ تفسیر ابن جریر میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ پہلے پہل جب جبرئیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لے کر آئے تو فرمایا اَعُوْذُ پڑھیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ، پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا: کہیے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پھر کہا اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ۔

(بحوالہ تفسیر ابن کثیر آن لائن اردو ترجمہ)

حضرت سلیمان بن صردؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور دو آدمی قریب جھگڑ رہے تھے۔ ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ تھا، رگیں پھولی ہوئی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَیں ایسی بات جانتا ہوں کہ اگر وہ اس بات کو کہے تو اس کی یہ کیفیت جاتی رہے یعنی اگر وہ کہے کہ مَیں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں دھتکارے ہوئے شیطان سے تو اس کا غصّہ جاتا رہے گا۔ اس پر لوگوں نے اس جھگڑنے والے شخص کو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 846 صفحہ 798)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھنے کے متعلق فرماتے ہیں۔

”لوگ مذاہب بناتے ہیں کوئی کہتا ہے گدی بن جائے، کسی کو حکومت کا شوق ہوتا ہے، کسی کو دولت جمع کرنے کا خیال۔ غرض مختلف وجوہات ہیں جن سے لوگ دین اختیار کرتے ہوں گے۔ کوئی عیسائی بنتا ہے تو اسے یہ بھی خیال آتا ہو گا کہ میرے ضلع کے ڈپٹی یا میرے صوبہ کے لیفٹیننٹ گورنر یا میرے ملک کے وائسرائے خوش ہو جائیں گے۔ مگر محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہی تعلیم دیتا ہے جس سے خدا کا قرب خدا کی خوشنودی حاصل ہو۔ وہ اپنے پیروؤں کو تعلیم دیتے وقت ارشاد فرماتا ہے کہ شاید تمہارے دل میں کوئی وسوسہ آجائے۔ اس لئے اَعُوْذُ اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ لینی چاہیے۔ جن کو محض اپنا مذہب پھیلانے کا شوق ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں داخل ہو خواہ کسی طرح۔ مگر یہاں ارشاد ہے کہ یہ دروازہ عشق الٰہی کا ہے اس میں شیطانی ملونی سے نہ آو۔ بلکہ شیطان پر لعنت بھیج کر اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کر، پھر یہ اَعُوْذُ نہ صرف ابتداء میں ہے بلکہ انتہا میں بھی یہی ارشاد ہوتا ہے کہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ لو۔ جس سے یہ مراد ہے کہ الٰہی! مَیں نے تیری کتاب کو پڑھا ہے۔ ممکن ہے کہ کئی قسم کے قصور سرزد ہوئے ہوں۔ اپنی عظمت کا خیال آگیا ہو کہ مَیں صوفی بن جاؤں۔ لوگ مجھے بزرگ کہیں، میرے پاؤں چومیں، پس اپنے رب کی پناہ میں آکر عرض کرتا ہوں کہ محض اسی کی محبت ہو جس کی خاطر میں لوگوں کو اس کی تلقین کروں۔“

(انوار العلوم جلد اول صفحہ 370)

شیطان سے پناہ کے لئے تعوّذ اور استغفار

سامعین! ایک بچے نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ کوئی نیک کام کرنے سے پہلے جب شیطان ہمیں بہکاتا ہے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"تعوّذ اور استغفار پڑھیں، ثابت قدم رہیں اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔"

(الفضل انٹرنیشنل 23 اکتوبر 2020ء)

نماز میں توجہ قائم رکھنے کا طریق

ایک خادم نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ حضور! بعض دفعہ نماز میں توجہ اِدھر اُدھر ہو جاتی ہے پس نماز میں توجہ کو قائم رکھنے کے لیے کیا کرنا چاہئے؟۔ فرمایا۔ کیونکہ نماز ادا کرتے ہوئے آپ کی ترجیح نماز نہیں ہوتی اس لیے۔ اس پر حضور نے اس خادم سے استفسار فرمایا کہ آپ کیا سٹڈی کر رہے ہیں؟ موصوف نے جواب دیا۔ مَیں اے لیول کر رہا ہوں۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ کون کون سے SUBJECTS ہیں؟۔ اس پر موصوف نے جواب دیا کہ آرٹس، میتھ اور کمپیوٹر سائنس۔ فرمایا: بعض دفعہ آپ کی توجہ بٹ جاتی ہے اور آپ کمپیوٹر سائنس کے کسی مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ یا بعض دفعہ آپ سوچ رہے ہوتے ہیں کہ کس طرح ریاضی کے اس فارمولہ کو سیکھا جائے یا پھر اس سوال کو کیسے حل کیا جائے۔ بعض دفعہ آپ ٹی وی پر ڈرامہ دیکھ رہے ہوتے ہیں تو آپ کے ذہن میں اس ڈرامے کا کوئی کریکٹر آجاتا ہے کہ وہ یہ کر رہا ہے یا یہ کر رہا ہے۔ تو یہ چیزیں ہیں جو نماز میں آپ کی توجہ کو کسی اور طرف ہٹا دیتی ہیں اور آپ نماز میں توجہ نہیں کر رہے ہوتے۔ تو جب آپ نماز میں سورۃ الفاتحہ پڑھ رہے ہوں تو "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ" کا بار بار ورد کرنا چاہیے۔ "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" پڑھیں۔ اور اگر آپ باجماعت نماز ادا کر رہے ہیں تو۔ "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" پڑھیں اور اس کے بعد جو امام پڑھ رہا ہو اس پر فوکس کریں۔ اور جب آپ اکیلے نماز ادا کر رہے ہوں، سنت ادا کر رہے ہوں یا گھر میں (انفرادی) نماز ادا کر رہے ہوں تو آپ۔ "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ"، "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" اور "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ" پڑھیں۔ اور جس جگہ بھی آپ کو پتا چلے کہ آپ کی توجہ بٹ رہی ہے تو ان ذکر کو پڑھیں اور پھر وہیں سے شروع کر دیں۔ مثلاً آپ سورۃ الفاتحہ میں "مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" ادا کرنے کے بعد (آپ کی توجہ) کمپیوٹر کے کسی مسئلہ کو حل کرنے یا میتھ کا سوال حل کرنے یا پھر ڈرامے کے کسی کریکٹر کی طرف چلی گئی ہو تو پھر۔ "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" اور "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ" پڑھیں اور دوبارہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" سے شروع کریں اور بار بار اس طرح کرتے چلے جائیں اور خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے رہیں۔ خدا تعالیٰ بھی مدد فرمائے گا۔ یہ ایک مسلسل کوشش ہوگی تو پھر کچھ عرصے بعد جب آپ کافی ٹرین ہو جائیں گے تو (ان شاء اللہ) پھر آپ کی توجہ نہیں بٹے گی۔

(ملاقات خدام الاحمدیہ Midlands ریجن، منعقدہ 10 ستمبر 2020ء)

لغویات سے بچاؤ کے لئے تعوّذ اور لاحول

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 'قولِ سدید' کے قرآنی حکم کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"پھر سچائی کے معیار کے حصول کی نصیحت کے ساتھ مزید تاکید یہ فرمائی کہ جن مجالس میں سچائی کی باتیں نہ ہوں، گھٹیا اور لغو باتیں ہوں ان سے فوراً اٹھ جاؤ۔ جہاں خدا تعالیٰ کی تعلیم کے خلاف باتیں ہوں ان مجالس میں نہ جاؤ۔ اب یہ گھٹیا اور لغو باتیں اس زمانے میں بعض دفعہ لاشعوری طور پر گھروں کی مجلسوں میں یا اپنی مجلسوں میں بھی ہو رہی ہوتی ہیں۔ نظام کے خلاف بات ہوتی ہے۔ کئی دفعہ مَیں کہہ چکا ہوں کہ عہدیداروں کے خلاف اگر باتیں ہیں، اگر نیچے اُس پر اصلاح نہیں ہو رہی تو مجھ تک پہنچائیں۔ لیکن مجلسوں میں بیٹھ کر جب وہ باتیں کرتے ہیں تو وہ لغو باتیں بن جاتی ہیں۔ کیونکہ اس سے اصلاح نہیں ہوتی۔ اُس میں فتنہ اور فساد اور جھگڑے مزید پیدا ہوتے ہیں۔ پھر اس زمانے میں ٹی وی پر گندی فلمیں ہیں۔ انٹرنیٹ پر انتہائی گندی اور غلیظ فلمیں ہیں۔ ڈانس اور گانے وغیرہ ہیں۔ بعض انڈین فلموں میں ایسے گانے ہیں جن میں دیوی دیوتاؤں کے نام پر مانگا جا رہا ہوتا ہے، یا اُن کی بڑائی بیان کی جا رہی ہوتی ہے جس سے ایک اور سب سے بڑے اور طاقتور خدا کی نفی ہو رہی ہوتی ہے۔ یا یہ اظہار ہو رہا ہو کہ یہ دیوی دیوتا جو ہیں، بت جو ہیں، یہ خدا تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔ یہ بھی لغویات ہیں، شرک ہیں۔ شرک اور جھوٹ ایک چیز ہے۔ ایسے گانوں کو بھی نہیں سننا چاہئے۔

پس شیطان کے حملے سے بچنے کے لیے اپنی بھرپور کوشش کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے احسن قول ضروری ہے۔ ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر نظر رکھنا ضروری ہے۔ پھر دعا بھی اللہ تعالیٰ نے سکھائی کہ قرآنِ کریم کی آخری دو سورتیں جو ہیں جس میں شیطان کے ہر قسم کے حملوں سے بچنے کی دعا ہے۔ پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَاِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ ھُوَالسَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ۔ (حٰم السجدۃ:37)

اگر تجھے شیطان کی طرف سے کوئی بہکا دینے والی بات پہنچی ہے، ایسی باتیں شیطان پہنچائے جو احسن قول کے خلاف ہو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی بہت زیادہ دعا کرو۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ پڑھو۔ لَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھو۔

اللہ تعالیٰ یہ امید دلاتا ہے جو سننے والا اور جاننے والا ہے کہ اگر نیک نیتی سے دعائیں کی گئی ہیں تو یقیناً وہ سنتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 18/اکتوبر 2013ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دے۔ آمین

(کمپوزڈ: مسز بقعۃُ النور عمران۔ جرمنی)